



سوال

(59) سحری کا حکم

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

سحری کے متعلق ہمیں بتائیں کہ روزے کی مقبولیت کے لیے سحری کھانا ضروری ہے یا نہیں؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحیحہ السؤال

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

روزے کی مقبولیت کے لیے سحری کھانا شرط ہے۔ بلکہ یہ ایک سنت ہے جس پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے خود ہی عمل کیا اور لوگوں کو بھی اس کی تاکید فرمائی ہے۔ حدیث نبوی ہے:

"تَسْحَرُ وَاِذَا فَاَنِی السَّحُورَ بَرَکَاتٌ" (بخاری و مسلم)

سحری کھایا کرو، کیونکہ سحری میں برکت ہے۔

اسی طرح سحری تاخیر سے کھانا بھی سنت ہے اور افطار میں جلدی کرنا بھی سنت ہے کیونکہ اس طرح بھوک اور پیاس کی شدت کچھ کم ہو جاتی ہے اور اس طرح روزے کی مشقت میں بھی قدرے تخفیف ہوتی ہے۔ بے شبہ دین اسلام نے عبادتوں میں حتی الامکان تخفیف اور آسانی کو ملحوظ رکھا ہے تاکہ لوگوں کا دل ان عبادت کی طرف زیادہ سے زیادہ مائل ہو۔ انہیں آسانیوں میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ تاکید ہے کہ سحری تاخیر سے کھانی جائے اور افطار میں جلدی کی جائے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کے اتباع میں فجر سے قبل اٹھنا باعث ثواب ہے چاہے ایک کھجور یا ایک گھونٹ پانی ہی سے یہ سنت ادا کی جائے۔

سحری میں ایک روحانی فائدہ بھی ہے۔ فجر سے قبل اٹھنا۔ ایک ایسی گھڑی میں اٹھنا جب اللہ تعالیٰ بندوں کے بہت قریب ہوتا ہے بندے کا ایسی گھڑی میں اپنے خالق و مالک سے مناجات کرنا مغفرت کی دعائیں کرنا۔ کیا یہ سب کچھ بستر پر سوتے پڑے رہنے کے برابر ہو سکتا ہے؟ ہم خود تصور کر سکتے ہیں کہ ان دونوں حالتوں میں کس قدر زمین آسمان کا فرق ہے۔

ہذا ما عنہدی واللہ اعلم بالصواب



روزہ اور صدقہ الفطر، جلد: 1، صفحہ: 166

محدث فتویٰ